قبر کا بچھو

یہ واقعہ اسلئے بیان کیا جارہا ہے تاکہ انہیں پڑھنے کے بعد سعید روحیں ان سے عبرت حاصل کریں۔

جنگ عظیم دوم کے دوران انگریزی فوج کو سنگاپور اور برما میں ہتھیار ڈالنے پڑے۔ انگریز جرنیل نے ہتھیار ڈالنے والے فوجیوں کو اجازت دے دی کہ جو فرار ہو کر جانیں بچا سکتے ہیں وہ بچالیں۔ فوج کے ایک میجر طفیل اپنے ایک ساتھی میجر نہال سنگھ کے ساتھ فرار ہوئے۔ میجر طفیل بیان کرتے ہیں کہ ہم دونوں اندھیری رات میں گھوڑوں پر سوار ہو کر نکلے اور برما کے محاذ سے سرپٹ بھاگے۔ ہم نے اندازے سے ہندوستانی صوبے آسام کا رخ کیا، گھنے جنگلوں میں ہم لکڑیوں سے راستہ کاٹتے چھانٹتے چلے جارہے تھے۔ ایک دن سامنے کھلی جگہ پر قبرستان دکھائی دیا۔ پچیس، تیس قبریں ہوں گی۔ ایک قبر سے مردے کی تقریباً آدھی نعش باہر نکلی ہوئی۔ کچھ گلی سڑی اور کچھ بچی ہوئی دکھائی دی۔ اس پر ایک چھوٹے سائز کچھوے کے برابر بچھو بیٹھا اسے بار بار ڈنگ مارتا تھا اور نعش سے خوفناک چیخیں نکلتی تھیں۔ جیسے وہ بچھو کسی جیتے جاگتے انسان کو کاٹتا تو اس کے منہ سے چیخیں نکلتیں۔ جو زندہ انسانوں اور جانوروں کو دہلانے بلکہ بے ہوش کرنے کیلئے کافی تھیں، میجر نہال سنگھ نے میرے منع کرنے کے باوجود بچھو پر گولی چلادی، ایک شعلہ سا نکلا لیکن بچھو پر کوئی اثر نہ ہوا۔ میجر نہال سنگھ نے دوبارہ نشانہ لیا تو میں نے سختی سے منع کیا لیکن وہ آخر سکھ تھا اُس نے بظاہر قبرستان کے ایک مردے کو بچھو سے بچانے کیلئے دوبارہ گولی داغ دی۔ پھر ایک شعلہ نکلا لیکن بچھو پر کچھ اثر نہ ہوا اور بچھو نعش چھوڑ کر ہماری طرف بڑھا۔ ہم نے گھوڑے دوڑا دیئے، خاصی دور آگے جا کر پیچھے نظر ڈالی تو بچھو ہمارے تعاقب میں تیزی سے چلا آرہا تھا، ہم نے گھوڑوں کو پھر ایڑ لگائی لیکن آگے جا کر ایک ندی سامنے آگئی جو خاصی گہری معلوم ہوتی تھی۔ ہم ندی کنارے ابھی کوئی فیصلہ نہ کر پائے تھے کہ دیکھا وہی بچھو ہمارے قریب پہنچ چکا ہے، جنگ آزمودہ اور مسلح فوجی ہونے کے باوجود ہم پر سخت گھبراہٹ طاری ہوگئی، بچھو کا رخ نہال سنگھ کی طرف تھا، اُس نے خوف اور حواس باختگی میں اپنا گھوڑا دریا میں ڈال دیا، اس کے تعاقب میں بچھو بھی ندی میں اتر گیا، اللہ جانے بچھو نے اُسے کہاں کاٹا کہ نہال سنگھ نے کربناک چیخ کے ساتھ مجھے پکارا "طفیل میں جل رہا ہوں، مجھے بچھو سے بچاؤ۔ میں نے سہارے کیلئے بایاں ہاتھ نہال سنگھ کی طرف بڑھایا، جسے اس نے مضبوطی سے پکڑ لیا لیکن مجھے ایسا محسوس ہوا کے وہاں ندی کا عام پانی نہیں بلکہ آگ کا زہریلا لاوا بہہ رہا ہے، جو نہ صرف میرے ہاتھ کو جلا ڈالے گا بلکہ میرے باقی جسم کو بھی اُبال کر رکھ دے گا، میں نے اوسان بحال رکھے اور جلدی سے فوجی لکڑی نکالی اور اپنا بایاں بازو کاٹ کر پھینک دیا۔ میجر نہال سنگھ مجھے آوازیں دیتے دیتے اور درد سے چیختے کراہتے گھوڑے سمیت کھولتے پانی کی دیگ میں ڈوب چکا تھا اور سطح آب پر بڑے بڑے آتشیں بلبلے اٹھ رہے تھے۔ کنارے کے قریب درجہ حرارت نارمل معلوم ہوا۔ وہ قہر خداوندی...بچھو.....اپنا کام کر کے جاچکا تھا، مجھے کہیں دکھائی نہ دیا۔ اللہ کے لشکروں میں سے وہ اکیلا ایک غیبی لشکر کی مانند تھا اس نے مجھ سے کوئی تعرض نہیں کیا، غالباً جدھر سے آیا تھا اُدھر ہی کو اپنے اصل کارمفوضہ کی طرف لوٹ گیا۔

(اُردو ڈائجسٹ - اپریل ۱۹۹۲)

قرآن وحدیث کی یہ سلائیڈز حاصل کرنے والوں میں آپ بھی اپنا E-Mail شامل کروائیں اور دوسروں کو بھی دعوت دیں۔۔

آئندہ سلائیڈز حاصل کرنے کیلئے ای میل کریں :۔ **subscribe@islamic-portal.net**

قرآن وحدیث کی سلائیڈز کو عام کرنے میں آپ بھی ہمارا ساتھ دیں جزاك اللہ **www.islamic-portal.net**